

[تاریخ: ۰۸/۰۱/۲۰۲۳]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[۵۰۰]

سوال

میرے بہنوئی کا قضائے الہی سے گزشتہ ہفتے انتقال ہو گیا۔ میں یہ سوال اس گھر کے بارے میں وضاحت کے لیے پوچھ رہا ہوں جو اس نے مانچسٹر میں بینک کے ذریعے خریدا ہے۔ اس نے نقد رقم پر مکان خریدنے کی پوری کوشش کی لیکن مکان کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے نہ کر سکا۔ لہذا، مشاورت کے بعد اس نے مقررہ اقساط کے ساتھ بینک کے ذریعے مکان خریدا ہے، قسطوں کی تعداد مقرر ہے اور اگر وہ وقت پر قسط ادا کرنے سے قاصر ہو تو اس پر کوئی سود نہیں ہوگا۔

کیا بینک کے ذریعے اس طرح قسطوں پر گھر لینا شریعت کے مطابق درست ہے؟ اس نے حال ہی میں مکان خریدا ہے اور قسطیں ادا کی ہیں۔ اگر شریعت کے مطابق اس کی اجازت نہیں ہے تو کیا آپ اس کی ادا کردہ چار قسطوں کے لیے کوئی کفارہ تجویز کرتے ہیں؟

اسی طرح کیا ہم بینک کے ساتھ یہ ڈیل کینسل کر دیں، یا پھر اسی طرح آگے کسی اور کو بیچ دیں؟ فوت شدہ کی والدہ کا کہنا ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے بیٹے پر کسی قسم کا کوئی بوجھ ہو! برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں!

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

ہمارے علم کے مطابق موجودہ بینکاری نظام سارا ہی سودی نظام ہے اور یہ محض جھانسا دیا جاتا ہے کہ اس میں کسی قسم کا سود نہیں ہے، لہذا اس کے ذریعے اقساط یا لین دین کے معاملات کرنا جائز نہیں۔

صورتِ مسئلہ میں بینک سے گھر خریدنے والا فوت ہو چکا ہے، تو اس کے ورثاء کو چاہیے کہ بینک کے ساتھ ڈیل کینسل کر دیں۔ بینک اگر اس المال واپس کر دیتا ہے تو ٹھیک، ورنہ احتیاط اور تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اسے بھی چھوڑ دیا جائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين



مفتیان کرام

فضیلتہ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

سیدہ حنین

فضیلتہ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قرہ حفظہ اللہ

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ
ULAMA FATWA COUNCIL

فضیلتہ الشیخ عبدالحکیم بلال حفظہ اللہ

سیدہ حنین

فضیلتہ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

سعیدی

فضیلتہ الشیخ محمد ادریس اثری حفظہ اللہ

مدرس ادریس اثری

فضیلتہ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

سیدہ حنین

فضیلتہ الدكتور عبدالرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

سیدہ حنین

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ